❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت احمدیہ کے خلاف سازشوں کا بدانجام

(خلافتِ ثالثہ اور رابعہ کا ذکر)

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

معزز سامعین! مجھے آج خلافتِ احمدیہ کے خلاف سازشیوں کا بدانجام آپ سامعین کے سامنے بیان کرنا ہے۔ آج کی تقریر میں خلافتِ ثالثہ، رابعہ میں ہونے والی بدخواہوں کی سازشوں اور اُن کے ہولناک اور عبرت ناک انجام کا ذکر کروں گا۔ یہ تقریر میری اُس تقریر کا تسلسل ہے جس میں خلافتِ ثانیہ کے سازشوں کا عبرتناک انجام کا ذکر کیا تھا۔

خلافت ثالثہ کے متعلق پیشگوئی

سامعین! حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلافت ثالثہ کے متعلق فرمایا:

"مَیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا....اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(تاریخ احمدیت جلد19 صفحہ 161)

ساری دنیا جانتی ہے کہ خلافت ثالثہ میں یہ پیشگوئی خلافت ثالثہ کے حق میں حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

خلافت احمدیہ کے خلاف تیسری تحریک اور اس کا انجام

دو سازشوں کا ذکر مَیں پہلی تقریر میں کر آیا ہوں۔ اب تیسری سازش کا ذکر کروں گا۔ خلافتِ احمدیہ کے خلاف تیسری تحریک کا بڑا کردار مسٹر ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ جس نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے بطور وزیر اعظم اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھٹو کی ان کوششوں کے پس پردہ اس فتنہ کی اصل حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"1973ء میں بھٹو صاحب نے پاکستان میں بڑے ٹھاٹھ سے اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ بھٹو صاحب کی شدید خواہش تھی اور اُن میں اس کی صلاحیت بھی تھی کہ بین الاقوامی سطح پر ان کا تشخص ایک قد آور لیڈر کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ ظاہر ہے اس مقصد کے لیے پاکستان کی سٹیج تو بے حد محدود اور ناکافی تھی اس لیے کچھ عرصہ تک تو وہ تیسری دنیا کا لیڈر بننے کی کوشش میں لگے رہے جس میں برطانیہ اور فرانس کی نو آبادیات اور دیگر ممالک شامل تھے لیکن سوئے اتفاق سے یہ گدی پہلے

ہی پنڈت نہرو اور اس کی بیٹی مسز اندرا گاندھی کے قبضے میں آچکی تھی۔ چنانچہ مایوس ہوکر وہ دُنیائے اسلام کا لیڈر بننے کا خواب دیکھنے لگے۔ اس سلسلے میں انہیں سعودی عرب کی پوری حمایت حاصل تھی، اس کے صلے میں کامیابی کی صورت میں جہاں بھٹو صاحب عالم اسلام کے سرکردہ سیاسی لیڈر کی حیثیت سے اُبھر کر سامنے آجاتے وہاں سعودی عرب کے فرمانروا کو بھی مسلمانوں کے روحانی سربراہ اور خلیفہ کے طور پر تسلیم کرا لیا جاتا۔"

(ایک مردِ خدا، مترجم چوہدری محمد علی مرحوم صفحہ 154-155)

"ظاہر ہے کہ اس منصوبہ کی راہ میں ایک ہی روک تھی جو ایک ناقابل عبور اور بلند و بالا پہاڑ کی طرح حائل تھی اور وہ تھی جماعت احمدیہ کی خلافت اور اس عظیم منصب اور ادارے کا پورے تمکن۔ تحریک اور استحکام کے ساتھ اس کا فعال قیام اور اس کی موجودگی۔ یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ بیک وقت مسلمانوں کے دو خلفا ہوں اس لیے انہیں اس کا ایک ہی حل نظر آیا اور وہ یہ تھا کہ خلافت احمدیہ کو سرے سے راستے سے ہٹا دیا جائے یا بالفاظِ دیگر احمدیوں کے اسلامی تشخص کو ختم کرکے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔"

(ایک مردِ خدا صفحہ 156)

اس کے لیے پہلے سے سازش تیار کرلی گئی تھی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے بعض حکومتی نمائندگان سے ذکر کیا تو وہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوئے لیکن ہوا وہی جسے آپ کی دُور بین نگاہوں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔ بھٹو صاحب کی یہ سازش تو ناکام ہوگئی پھر وہ جماعت کی کھلم کھلا مخالفت پر اُتر آئے جس کے نتیجے میں وہ بدنام زمانہ قرارداد پیش کی گئی جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا جاسکے۔ 1974ء میں مجوّزہ آئینی ترمیم پیش کی گئی۔ یہ ساری کارروائی عوام سے مخفی رکھی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

وہ دن اور آج کا دن احمدیوں کو اجازت نہیں ہے کہ وہ مکّہ مکرّمہ جاکر فریضہ حج ادا کرسکیں، برّی اور ہوائی افواج سے سینئر احمدی افسروں کو ریٹائر کر دیا گیا، نوجوان احمدی افسروں کی ترقیاں روک دی گئیں، سرکاری اور نیم سرکاری محکموں میں کام کرنے والے احمدی افسروں اور ماتحتوں سے یہی سلوک روا رکھا گیا، احمدی سفارتکاروں اور سفیروں پر ترقی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے، اس کے بعد یونیورسٹیوں میں کام کرنے والے احمدی لیکچراروں پر پروفیسر بننے کے امکانات ختم ہوگئے، اسی طرح ہسپتالوں میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹر بھی اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے نااہل قرار دے دیئے گئے اَور تو اَور ٹیلیفون (Telephone) اور کمپیوٹر انجینئرنگ (Computer Engineering) وغیرہ قسم کے محکموں میں بھی احمدی نوجوانوں کے ساتھ اسی قسم کا امتیازی سلوک روا رکھا جانے لگا، نئے فارغ التحصیل احمدی نوجوان طلبا اعلیٰ تیکنیکی (technical) اور سائنسی امتحانات نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کرنے کے بعد جب سرکاری ملازمت حاصل کی۔

(ایک مردِ خدا صفحہ 153-182)

سامعین! اِن ایام کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مسٹر بھٹو کی حکومت بتدریج تیزی کے ساتھ غیر مستحکم ہوتی چلی گئی۔ ان کی مقبولیت کا گراف تیزی سے گر رہا تھا۔ انہوں نے بڑی مایوسی اور پریشانی کے عالم میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے کہ اقتدار کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اور سیاسی مصلحت کے ہاتھوں مجبور ہوکر جب بھی موقع ملا اپنے پرانے ساتھی چھوڑ کر نئے ساتھی تلاش کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جولائی 1977ء میں جنرل ضیاء الحق نے جسے مسٹر بھٹو نے سینئر افسروں کو نظر انداز کرکے پاکستان کی برّی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا تھا ایک فوجی انقلاب کے ذریعے مسٹر بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور پھر دو سال بعد دنیا بھر کے احتجاج کے باوجود اسی جنرل ضیاء الحق نے مسٹر بھٹو کو ایک سیاسی مخالف کے والد کے قتل کے الزام میں ماخوذ کرکے مقدمہ عدالت کے سپرد کر دیا۔ عدالت نے پھانسی کی سزا سنائی، اس فیصلے کے خلاف عالم گیر صدائے احتجاج بلند ہوئی اور اکناف عالم میں احتجاج کا ایک شور برپا ہوگیا۔ عام تاثر یہی تھا کہ سزائے موت کا عدالتی فیصلہ مبنی بر انصاف نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی فیصلہ ہے اور سیاسی مصلحتوں اور ضرورتوں کا مرہون منت ہے تاہم جنرل ضیاء الحق اس کانٹے کو اپنے راستے سے ہٹانے کا کتنا ہی خواہش مند کیوں نہ ہو وہ مسٹر بھٹو کو تختہ دار پر لٹکانے کی جرأت کبھی نہیں کرسکے گا۔ یہ کسی کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس سزا پر عمل درآمد بھی ہوگا۔"

(ایک مردِ خدا صفحہ 179)

لیکن اس کے ساتھ خدا کی تقدیر کچھ اور ہی ظاہر کرنا چاہتی تھی جو دنیا کی نظروں سے اوجھل تھا لیکن بعد میں کھل گیا۔ 4 اپریل 1979ء کو بھٹو کو پھانسی دے دی گئی اور خدا کے مسیح کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اعدادِ تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا جو باون (52) سال پر دلالت کر رہے ہیں۔ اس یعنی اس کی عمر باون (52) سال سے تجاوز نہیں کرے گی، جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اسی سال کے اندر اندر ہی ملک بقا ہو گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190)

خلافت احمدیہ کے خلاف چوتھی مخالفانہ تحریک اور اس کا انجام

سامعین! خلافت احمدیہ کے خلاف چوتھی تحریک جنرل ضیاء الحق نے چلائی اور اس نے خلافت اور جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو اُس کی یہ سزا دی کہ رہتی دنیا تک اُسے عبرت کا نشان بنا دیا۔ جنرل ضیاء الحق کے اقتدار پر قبضہ کرنے سے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے آئن ایڈم سن صاحب (Iean Adam Son) لکھتے ہیں:

"جولائی 1977ء میں مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی خاصی اکثریت کے ساتھ ایک بار پھر برسرِ اقتدار آ گئی تھی۔ مخالف سیاسی جماعتوں کو شکایت تھی کہ الیکشن (Election) کے دوران دھاندلی ہوئی ہے، وہ سڑکوں پر نکل آئی تھیں، ہنگامے ہو رہے تھے، مخالف جماعتوں اور مسٹر بھٹو کے درمیان گفت و شنید جاری تھی۔ بالآخر باہم ایک معاہدہ طے پا گیا جس کے مطابق مسٹر بھٹو اس بات پر آمادہ ہو گئے تھے کہ پیپلز پارٹی قومی اسمبلی کی کچھ نشستیں خالی چھوڑ دے"۔ اس طرح اس شکایت کا ازالہ بھی مقصود تھا کہ الیکشن میں تصرّف ہوا ہے۔ معاہدے کو ضبطِ تحریر میں لایا جا رہا تھا اور جلد اس کا اعلان ہونے والا تھا۔ صبح کے چھ بج رہے تھے جنرل ضیاء الحق کمانڈر انچیف برّی افواج پاکستان نے اچانک اقتدار پر قبضہ کر لیا اور مسٹر بھٹو ان کے وزیروں اور نو جماعتی حزب اختلاف کے تمام لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جنرل ضیاء الحق اور پانچوں علاقائی کمانڈروں نے مارشل لا (Martial Law) کا اعلان کر دیا۔ جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ نئے انتخابات نوے دن کے اندر اندر کروا دیئے جائیں گے۔ شروع شروع میں تو لوگ پُر امید تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ جنرل ضیاء سچ بول رہا ہے اور حقیقتاً چاہتا ہے کہ ملک سے رشوت ستانی اور بد دیانتی کا خاتمہ ہو اور پاکستان جلد سے جلد پارلیمانی جمہوریت کی طرف واپس آ جائے۔

(ایک مرد خدا صفحہ 272-273)

ضیاء نے لوگوں سے انتخاب کا وعدہ تو کیا لیکن پورا کرنے کی بجائے اپنے اقتدار کو طول دیتا گیا اور اصل مقصد سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے اُس نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک محاذ کھول دیا۔ ہر طرح سے دق کرنے کی کوشش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ان دنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایسے مطلق العنان آمروں کا جانا پہچانا طریقہ واردات یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ وہ عوام کی توجہ ان کے حقیقی مسائل سے ہٹانے کے لیے کسی مذہبی یا نسلی اقلیت کو چن لیتے ہیں اور تعصب کی چنگاریوں کو ہوا دے کر ان اقلیتوں کے خلاف مخالفت کی آگ بھڑکا دیتے ہیں یہی کچھ ضیاء نے بھی کیا۔ ضیاء کی نظر انتخاب جماعت احمدیہ پر پڑی۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت جماعت پر ایذا رسانی کے دروازے کھول دیئے گئے ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی، احمدیوں کی دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں، مشتعل ہجوم ان کی مساجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ان پر حملہ آور ہوئے اور مساجد کے اندر داخل ہو کر انہیں توڑ پھوڑ کر رکھ دیا، مسٹر بھٹو نے سرکاری محکموں میں احمدی ملازمین کے خلاف امتیاز کی جو مہم شروع کی تھی اب اس میں شدت پیدا ہو گئی، معصوم اور بے گناہ احمدیوں کو جن کا واحد قصور یہ تھا کہ وہ احمدی تھے اور کسی قانونی یا اخلاقی کوتاہی یا جرم کے مرتکب نہیں ہوئے تھے، بپھرے ہوئے ہجوم اور کرائے کے غنڈوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا، ان کو سرعام زَدوکوب کیا گیا، انہیں قتل کیا گیا، اس سارے عمل کو پولیس خاموش تماشائی بن کر دیکھتی رہی، نہ ہی اس نے جرم کے ارتکاب کو روکا اور نہ ہی کسی کاروائی کی ضرورت سمجھی، دُور جانے کی ضرورت نہیں ماضی قریب میں بھی ایسا ہی تشدد اور اسی قسم کی ایذا رسانی ایک اَور مذہبی اقلیت کے خلاف بھی رَوا رکھی گئی تھی۔ سب جانتے ہیں کہ دنیا کو اس کی کتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑی تھی"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مظلوم احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”جارحیت کا جواب جارحیت سے نہ دو۔ اپنی حفاظت ضرور کرو لیکن حملہ کرنے والوں پر حملہ مت کرو نہ جسمانی طور پر اور نہ ہی زبان سے۔ یاد رکھو کہ (حضرت) مسیح موعود (علیہ السلام) نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ تمہیں ستایا جائے گا اور تم پر ستم توڑے جائیں گے، گند اُچھالا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ پیش گوئی بھی کی تھی کہ انجام کار جماعت احمدیہ ہی فتح یاب ہو گی۔“

(ایک مرد خدا۔ مترجم چوہدری محمد علی صفحہ 274-275)

اپنے امام کے حکم کے مطابق احمدیوں نے تو صبر کا دامن نہ چھوڑا لیکن ضیاء اپنے ظلم و ستم میں بڑھتا چلا گیا سب سے بڑا قدم اس نے اپریل 1984ء میں اٹھایا جب آرڈیننس نافذ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جمعرات کا دن تھا اور 26 اپریل 1984ء کی تاریخ جب حکومت پاکستان کے گزٹ (Gazett) میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی طرف سے مارشل لا (martial Law) کا بدنام زمانہ آرڈیننس نمبر بیس (Ordinance Number 20) جاری کیا گیا تاکہ احمدیوں کو خواہ مخواہ قادیان کی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں یا لاہوری جماعت سے ان کی ”اسلام دشمن سرگرمیوں“ سے باز رکھا جاسکے۔ آرڈیننس (Ordinance) کے الفاظ یہ تھے: ”ہرگاہ کہ یہ ضروری ہو گیا ہے کہ قانون میں ایسی ترمیم کی جائے جس سے احمدیوں کو خواہ وہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں یا لاہوری جماعت سے انہیں ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے روکا جاسکے اور ہرگاہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے وجوہ موجود ہیں جن کی وجہ سے اس بارے میں فوری اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ لہٰذا پانچ جولائی 1977ء کے اعلان اور ان اختیارات کے ماتحت جو صدر پاکستان کو اس اعلان کے ذریعے حاصل ہیں۔ صدر پاکستان مندرجہ ذیل فرمان کا اجرا اور نفاذ کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں:

مختصر عنوان اور آغاز:

1۔ یہ آرڈیننس (Ordinance) قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں (امتناع و تعزیر) آرڈیننس 1984ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

2۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

آرڈیننس (Ordinance) عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہو گا۔

اس آرڈیننس (Ordinance) کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود موثر ہوں گے۔

ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء میں نئی دفعات:

298۔ب (298-B) اور 298۔ج (298-C) کا اضافہ۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ نمبر 1860-45 کے باب میں دفعہ 298 الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا: یعنی 298۔ب (298-B) بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

1۔ قادیانی گروپ لاہوری گروپ (جو خود کو ”احمدی“ یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہوں) کا کوئی فرد جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا نظر آنے والی کسی علامت کے ذریعے۔

الف۔ خلفائے راشدین یا (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے علاوہ کسی اور شخص کو امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین یا صحابی یا رضی اللہ عنہ کہہ کر پکارے۔

ب۔ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور کو اُم المؤمنین کے نام سے یاد کرے یا مخاطب کرے۔

ج۔ اہل بیت کے علاوہ کسی فرد کو اہل بیت کہہ کر یاد کرے یا مخاطب کرے یا

د۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے یاد کرے یا پکارے۔

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

ہ۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہوں) کو کوئی شخص جو زبانی یا تحریری الفاظ کے ذریعے یا کسی مرئی طریقے سے اپنی مذہبی عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا طرز کو اذان کہہ کر یاد کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان اذان دیتے ہیں تو اسے ایک ہی قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہو گا۔

298۔ج (298-C) قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔
قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا کسی مرئی طریقے سے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنی مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے تو اس کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب ہو گا۔"
دنیا اس آرڈیننس کی خبر سن کر سکتے میں آگئی۔ خود پاکستان میں کیا وکلا، اساتذہ اور سفارت کار اور کیا عام شہری اور کاروباری لوگ۔ سبھی اس بات پر حیران اور ششدر تھے کہ اب اذان اور نماز بھی جرم قرار دیئے جا چکے تھے۔
سبھی افسردہ خاطر تھے کہ ان کا وطن عزیز مذہبی تعصّب، منافرت، مذہب کے نام پر مفاد پرستی کی ایک خوفناک اور بھیانک دلدل میں پھنس کر رہ گیا ہے اور ان بدنام زمانہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جن کی حکومتیں اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے اپنے شہروں کو مذہب یا رنگ و نسل کی آڑ میں طرح طرح کے ظلم و تشدّد کا نشانہ بناتی رہتی ہے۔"

(ایک مرد خدا صفحہ 283-286)

حضورؒ مزید فرماتے ہیں:
"اس آرڈیننس (Ordinance) کے نفاذ کے بعد صورت حال یکسر بدل گئی۔ اب صرف میری اپنی سلامتی ہی خطرے میں نہیں تھی بلکہ میری زبان بندی بھی کر دی گئی تھی۔ اس نئے قانون کی آڑ میں جنرل ضیاء الحق نے مجھ پر ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے فعّال امام اور سربراہ کی حیثیت سے میری زبان پر بھی پہرے بٹھا دیئے تھے اور میرے لئے فرائض منصبی کی ادائیگی محال کر دی تھی یعنی پاکستان میں تو رہوں لیکن بولوں تو جیل (Jail) کی ہوا کھاؤں اور جب سزا بھگت کر واپس آؤں اور پھر بولوں تو پھر تین سال کے لیے جیل (Jail) بھیج دیا جاؤں"

(ایک مرد خدا۔ مترجم چوہدری محمد علی مرحوم صفحہ 289)

ضیاء کی غلطی

چنانچہ جب آپ لندن تشریف لے جانے کے لیے ربوہ سے کراچی پہنچے تو کراچی کے ایئرپورٹ کے پاسپورٹ کنٹرول (passport control) کے سامنے جنرل ضیاء کا اپنے دستخطوں سے جاری کردہ ایک حکم نامہ پڑا تھا۔ یہ حکم نامہ ملک کے تمام ہوائی، سمندری اور برّی راستوں اور گزر گاہوں تک پہنچ چکا تھا۔ حکم نامے کے الفاظ یہ تھے:
"مرزا ناصر احمد کو جو اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ کہتے ہیں، پاکستان کی سرزمین چھوڑنے کی ہرگز اجازت نہیں۔"
جبکہ حضرت خلیفہ رابعؒ کے پاسپورٹ پر وضاحت سے لکھا ہوا تھا کہ ان کا نام مرزا طاہر احمد ہے اور یہ کہ وہ عالمی جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔"

(ایک مرد خدا۔ مترجم چوہدری محمد علی صفحہ 300۔301)

آسمانی فیصلہ

حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاکستان سے تشریف لے جانے کے بعد ضیاء کے تشدّد میں سختی آگئی۔ حضور نے ضیاء سے کہا کہ وہ باز آجائے اور خدا کے غضب سے بچ جائے۔ چنانچہ ضیاء الحق کے باز نہ آنے پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 10 جون 1987ء کو مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ آپؒ نے فرمایا:
"اگر تمہارے دل میں خدا کی کوئی رمق موجود ہے اور اگر اپنی دنیوی وجاہت کی وجہ سے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ہچکچاتے ہو تو تم کم از کم اتنا کرو کہ اس ظلم و ستم سے باز آجاؤ اور احمدیوں پر کئے جانے والے تشدّد سے ہاتھ کھینچ لو اور خاموشی اختیار کر لو۔ ہم فرض کر لیں گے کہ تم نے مباہلے کا چیلنج قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ تمہیں اپنے غضب کی آگ سے بچالے! لیکن افسوس کہ اس پر بھی ایذا رسانیاں بند نہ ہوئیں۔"

(ایک مرد خدا صفحہ 377،378)

بعض لوگوں کو خیال تھا کہ مباہلہ کی شرائط پوری نہیں ہوئیں کیونکہ ضیاء نے علی الاعلان چیلنج قبول نہیں کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس نقطۂ نظر کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا:

”ضروری نہیں کہ ایسا شخص چیلنج قبول کرنے کا اعلان بھی کرے۔ اس ظلم و ستم پر اصرار ہی اس امر کا اعلان ہے کہ اس نے چیلنج قبول کر لیا ہے۔ اب وقت ہی فیصلہ کرے گا۔ ظالم خدا تعالیٰ کے سامنے کہاں تک اپنے کبر و غرور اور ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ فریق ثانی کی خاموشی کا کیا مطلب ہے۔“

(ایک مرد خدا صفحہ 378)

12 اگست 1987ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفہ رابعؒ نے اعلان کیا کہ جنرل ضیاء الحق نے لفظاً، معناً، عملاً کسی شکل میں بھی احمدیوں پر کیے جانے والے مظالم پر پشیمانی کا اظہار نہیں کیا۔ اب معاملہ اللہ کے سپرد ہے، ہم اس کی فعلی شہادت کے منتظر ہیں۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا: ”اب جنرل ضیاء الحق اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کے عذاب سے بچ کر نہیں جا سکتا۔“

(ایک مرد خدا صفحہ 381)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ بعینہٖ پورے ہوئے اور 17 اگست 1988ء جنرل ضیاء ان جرنیلوں کے ساتھ جو ظلم میں اس کے دست و بازو تھے ایک طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ آج تک طیارے کے حادثے کی وجہ معلوم نہیں کی جا سکی لیکن یہ سب جانتے ہیں یہ حادثہ کیوں ہوا تھا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ خلافت کے مقابل پر جو بھی آیا تباہ و برباد ہو گیا، جس نے خلافت کو نقصان پہنچانے کے لیے جس طرح کی کوشش کی اس طرح کا اس کا انجام ہوا۔

سامعین! اب مَیں تقریر کے آخر پر احمدیت کی فتح کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

”ہم اُن سے کہتے ہیں تم کیا؟ اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے۔ یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور یہ اس کی مشیّت اور ارادہ ہے کہ اسے کامیاب کرے۔ اس کے خلاف کوئی انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ بے شک ہم کمزور ہیں، ضعیف ہیں اس کا ہمیں اقرار ہے مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ہمیں یقین ہے اور اس کے متعلق ہم کوئی ضعف نہیں دکھا سکتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کو کچل دیں گے مگر یہ ضرور یقیناً اور حتمی طور پر کہتے ہیں کہ خدا ان کو کچل دے گا خواہ وہ کتنی بڑی فوجوں کے ساتھ ہمارے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ لڑائی کا نام اسلامی اصطلاح میں آگ رکھا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے: ”آگ سے ہمیں مت ڈراؤ! آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔“

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 447)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آئندہ والی خلافتوں کے مستقبل کے حوالے سے فرمایا۔

”آج جس جماعت کو مٹانے کی یہ کوشش کر رہے ہیں، مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر اُبھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم بھی نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔ اگلی نسلیں جو مخالفتیں دیکھیں گی، وہ بڑی بڑی حکومتوں کی اجتماع کی مخالفتیں ہوں گی... یہ چھوٹی چھوٹی چند حکومتیں مل کر جن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے، جو دنیا سے مانگ کر پلتی ہیں اور ہر چیز میں محتاجی رکھتی ہیں اور خدا نے جو تھوڑا بہت دیا ہے، اسی پر تکبر کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ خدا کی جماعتوں سے ٹکر لینے کی سوچ رہی ہیں۔ پس یہ دور مٹنے والا ہے۔ آئندہ بھی مخالفت ضرور ہو گی، اس سے انکار نہیں، کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں، اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھ دی جائے گی“

پھر فرمایا:

”مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہ کھانا، میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت و صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہ کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ

آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی"

(خطاب فرمودہ 29/ جولائی 1984ء بر موقعہ پہلا یورپین اجتماع مخلس خدام الاحمدیہ)

سامعین! پھر حتمی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"مَیں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ...اب آئندہ ان شاءاللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔"

(الفضل 28 جون 1982ء)

الحمدللہ! حضور رحمہ اللہ تعالی کے یہ مبارک الفاظ بڑی شان کے ساتھ پورے ثابت ہوئے اور خلافتِ خامسہ بالحمدللہ اِن ناپاک فتنوں سے پاک بڑی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اپنے 22 سال مکمل کر کے آگے بڑھ رہی ہے اور آئندہ بھی یہ الفاظ پورے ہوتے رہیں گے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ خلافت کے روشن مستقبل کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

"آپؑ کے یہ الفاظ کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور وہ دوسری قدرت یعنی خلافت تم میں قیامت تک قائم رہے گی۔ ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ پسخوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں اور بدقسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے...... پس اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور ترقی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کیے ہوئے ہیں، جن باتوں کے پورا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا ہوا ہے وہ ان شاءاللہ تعالیٰ ضرور پوری ہوں گی، وہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ اسلام کے غلبہ کے دن جماعت ان شاءاللہ دیکھے گی۔ جماعت کی ترقی کے دن جماعت دیکھے گی۔ ان شاءاللہ۔ جو لوگ خلافت سے جڑے رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2022ء)

خلافت شاہبازوں سے ممولوں کو لڑاتی ہے
یہی آئینِ فطرت ہے خلافت غالب آتی ہے
خلافت ضامنِ امنِ حقیقی خوف سے خالی
اِسی سے وحدتِ باری کی پاتی ہے نمو ڈالی

(بتعاون: مکرم چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن)